گانے باجے کی ہولناکیاں



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

گانے باجے کی ہولناکیاں

یہ بیان امیرِ اہلسنت نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع (۵،۶،۷، رجب المرجب ۱۴۲۴ھ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف

پاکستان) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ عبید الرضا ابن عطار

دُرود شریف کی فضیلت

ترمذی شریف میں ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تَقَرُّب نشان ہے، ''بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے''۔ (جامع ترمذی، حدیث ۴۸۴، ج ۲، ص ۲۷، دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمّد

قبرستان کی خوفناک آواز

حضرتِ علّامہ جلال الدین سُیُوطی الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شَرحُ الصُّدُور میں نقل فرماتے ہیں، ''ایک شخص جس کا گھر قبرِستان کے قریب تھا اُس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات کو ناچ رنگ کی محفل قائم کی۔ لوگ ناچ کود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرِستان کا سناٹا چیرتی ہوئی ایک گرجدار آواز گونج اٹھی وہ خوفناک آواز ان دو (۲) عَرَبی اشعار پر مشتمِل تھی:۔

یَا اَھْلَ لَذَّۃِ لَھْوٍ لَا تَدُوْمُ لَھُمْ   اِنَّ الْمَنَایَا تَبِیْدُ اللَّھْوَ وَ اللَّعِبَا

کَمْ مَنْ رَاَیْنَاہُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِہٖ   اَمْسٰی فَرِیْدًا مِنَ الْاَھْلِیْنَ مُغْتَرِبًا

یعنی اے ناپائیدار ناچ رنگ کی لذتوں میں مُنْہمِک ہونے والو! موت تمام کھیل کود کو ختم کر دیتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے جو مسرتوں اور لذّتوں میں غافل تھے موت نے انہیں اپنے اہل وعِیال سے جدا کر دیا! راوی کہتے ہیں، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چند ہی دنوں کے بعد دولھا کا انتقال ہوگیا''۔ (شرح الصدور، ص ۲۱۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آہ! موت کی آندھی آئی اور ٹھٹھہ مسخریوں، دھما چوکڑیوں، سنگیت کی مخمور کُن دُھنوں، چٹکلوں اور قہقہوں، شادمانیوں اور مَسرّتوں، مچلتے ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں کو اُڑا کر لے گئی۔ دولہا میاں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔

تو خوشی کے پھول لیگا کب تلک !

تو یہاں زندہ رہیگا کب تلک !

اِس حکایت کو سن کر شادیوں میں بے ہُودہ فنکشن برپا کرنے والوں اور ان میں شریک ہو کر گانے باجے کی دُھنوں پر خوشی کے نعرے بُلند کرنے والوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔ آیئے! اِسی سے ملتا جلتا ایک اور عبرتناک واقعہ آپ کے گوش

گزارکروں۔چنانچہ

بد نصیب دولھا

کہتے ہیں، پاکستان کے صُوبۂ پنجاب میں ایک نوجوان کی شادی کے سلسلے میں رات کو فنکشن ہورہا تھا۔کیا پڑوسنیں،اور کیا خاندان کی عورَتیں،سب نے شرم وحیا کی چادر اتار ڈالی تھی اور فلمی گیت کی دُھنوں پر خوب طوفانِ بدتمیزی برپا تھا۔اتنے میں ماں کے پاس آکر دولھا کہتا ہے،ماں میری پیاری ماں!کل میری شادی ہے،خوشی کا موقع ہے،میری خواہش ہے تو بھی ناچ،ماں چونک کر بولی' ارے بیٹا!یہ تو چھوکریوں (یعنی لڑکیوں) کا کام ہے میں اب اس عمر میں کہاں ناچوں گی! لیکن بیٹے نے بازو تھام کر ماں کو باصرار کھینچا اور رِنگ میں اتار دیا۔ ہر طرف ہنسی کا فوّارہ اُبل پڑا،طبلہ پر تھاپ پڑی اور بڑھی ماں بھی بے تکے انداز میں ہاتھ پیر ہلاتے ہوئے ناچنے کے انداز میں اپنے بے ڈھنگے فن کا مظاہَرہ کرنے لگی۔ اِس طرح رات گئے تک اُدھم بازی ہوتی رہی،آخر کار تھک ہار کر سب سو گئے۔دن نکل آیا' آج شادی ہے،بینڈ باجوں کے ساتھ بارات جانے والی ہے،گھر کا کوئی فرد دولھا میاں کو جگانے ان کے کمرے میں آیا۔آوازیں دیں مگر دولھا میاں اٹھ نہیں رہے۔اُوہو!ایسی بھی کیا تھکن ہے،بارات تیار ہے اور دولھے میاں کی نیند ہی پوری نہیں ہو چکتی!یہ کہہ کر آنے والے نے دولھا کو جب زور سے ہلایا تو اُس کے منہ سے چیخ نکل گئی،گھر کے لوگ دوڑے دوڑے آئے۔آہ! بدنصیب دولھا رات بھر ناچنے اور اپنی ماں کو نچوانے کے بعد موت سے ہم آغوش ہو چکا تھا۔چیخ وپکار مچ گئی،خوشیوں بھرا گھر یک دم ماتم کدہ بن گیا،ابھی کچھ ہی دیر پہلے جہاں ہنسی کے فوّارے اُبل رہے تھے وہاں آنسوؤں کے دھارے بہ نکلے،ابھی جہاں قہقہوں کا زور تھا وہاں اب واوَیلا کا شور ہے،خوشیوں اور شادکامیوں کا گلا گھونٹ دیا گیا،ہر شخص تصویرِ غم بنا ہوا ہے،غسّال نے آکر نہلایا،کفنایا،آہ وفُغاں کے شور میں لوگوں نے بدنصیب دولھا کا جنازہ اٹھایا۔کافوری کی غمگین خوشبو نے فضاء کو مزید سوگوار بنا دیا۔ پھولوں سے سجی ہوئی کار میں سُوار ہونے کے بجائے،گُلوں کے انبار سے لدے ہوئے جنازے کے پنجرے میں لیٹا ہوا بدنصیب دولھا لوگوں کے کندھوں پر سُوار ہو کر ویران قبرِستان کی طرف بڑھا چلا جا رہا ہے،آہ!بدنصیب دولھا کو خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے،بجلی کے قُمقُموں سے دمکتے ہوئے حُجرۂ عُروسی کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی تنگ وتاریک قبر میں اُتار دیا گیا۔

تو خوشی کے پھول لیگا کب تلک! تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!دیکھا آپ نے!یہ خوشیاں عارِضی ہیں،موت یقینی ہے۔جس نے یہاں خوشیوں کا گنج پایا اسے موت کا رنج ضَرور ملا۔آہ!

قبر میں میّت اُترنی ہے ضَرور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

بے ہُودہ رسمیں

افسوس!صد کروڑ افسوس!آجکل شادی جیسی میٹھی میٹھی سنّت بہُت سارے گناہوں میں گِھر چکی ہے،بے ہُودہ رُسومات اس کا جُزوِ لاینفک بن چکی ہیں،مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ حالات اس قدر ابتر ہو چکے ہیں کہ جب تک بہت سارے

حرام کام نہ کرلئے جائیں اُس وقت تک اب شادی کی سنّت ادا ہو ہی نہیں سکتی۔ مثلاً منگنی ہی کی رسم لے لیجئے اِسمیں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں مرد اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے، مردوں اور عورتوں کی مخلوط دعوتیں کی جاتی ہیں، یا کہیں برائے نام بیچ میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے مگر پھر بھی عورتوں میں غیر مرد گھس کر کھانا بانٹتے، خوب وڈیو فلمیں بناتے ہیں۔ شوقیہ تصویریں بنانے اور بنوانے والوں کو عذابِ خداوندی سے ڈر جانا چاہئے کہ! میرے آقا اعلیٰحضرت نقل کرتے ہیں، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم فرماتے ہیں، ہر تصویر بنانے والا جہنّم میں ہے اور ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک مخلوق پیدا کرے گا جو اسے عذاب کریگی"۔

(فتاوٰی رضویہ، ج ۱۰ نصفِ اوّل، ص ۱۴۳، مکتبۂ رضویہ بابُ المدینہ کراچی)

آہ! شادیوں میں خوب فیشن پرستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، خاندان کی جوان لڑکیاں خوب ناچتیں، گاتیں اُودھم مچاتی ہیں۔ اِس دَوران مرد بھی بلاتکلُّف اندر آتے جاتے ہیں' مرد اور عورتیں جی بھر کر بدنگاہی کرتے ہیں' خوب آنکھوں کا زِنا ہوتا ہے' نہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ نہ شرمِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم۔ سنو سنو! رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے، "آنکھوں کا زِنا دیکھنا اور کانوں کا زِنا سننا اور زبان کا زِنا بولنا اور ہاتھوں کا زِنا پکڑنا ہے"۔ (مسلم شریف، ج ۲، ص ۳۳۶ افغانستان)

یاد رکھیئے! غیر مرد غیر عورت کو دیکھے یا غیر عورت غیر مرد کو شہوت سے دیکھے یہ حرام اور دونوں کیلئے یہ جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔

کیل ٹھکی ہوئی آنکھیں اور کان

نامحرم عورتوں کو دیکھنے والے مردوں اور نامحرم مردوں کو بشہوت دیکھنے والی عورتوں کو اپنی کمزوری اور ناتوانی پر ترس کھاتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے خوب ڈرانا چاہئے۔ "شَرحُ الصُّدور" میں بیان کردہ ایک طویل حدیث میں سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا یہ بھی فرمانِ عبرت نشان ہے، "پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو آپ نہیں دیکھتے اور وہ سنتے ہیں جو آپ نہیں سنتے"۔ (شرح الصدور، ص ۱۷۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

لرز اُٹھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھو! اور گھبرا کر رحمت والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے حضور توبہ کرکے اس سے رحمت کی بھیک مانگ لو۔ آہ! وہ نازک بندہ جس کی آنکھ میں معمولی غُبار پڑ جائے تو بے قرار ہو جائے، اگر لال مرچ کا ذرّہ پڑ جائے تو تڑپ کر رہ جائے، اپنی ہی اُنگلی لگ جائے تو بلبلا اُٹھے۔ ہائے مسلمانو! وہ نازک آنکھ! جو نہ دُھواں برداشت کر سکے نہ پیاز کاٹتے وقت اٹھتے ہوئے بُخارات سہہ سکے' اگر نامحرم عورتوں کو دیکھنے کے سبب، یا لذّت کے باوُجود اَمرَدوں کو تاڑنے کے باعث، یا T.V. اور V.C.R. پر فلموں، بلکہ T.V. پر خبریں سنانے والی عورتوں، اخبارات

میں فلمی اشتہارات، عورتوں کی تصویریں، سُوئمنگ پُول، ساحلِ سمندر یا نہروں میں تیَرنے والوں، فٹبال یا ہاکی کے کِھلاڑیوں، ورزِش کرنے والوں، کُشتی لڑنے والوں، باکسنگ کرنے والوں یا کبڈی کھیلنے والوں کے کُھلے ہوئے گُھٹنے یا کُھلی ہوئی رانوں کو دیکھنے کے جُرم میں اگر آنکھوں میں کیل ٹھونک دیئے گئے تو کیا ہوگا! اِسی طرح اسلامی بہنیں بھی غور کریں کہ اگر غیر مردوں کو بشہوت دیکھنے کے سبب خواہ وہ پھوپھا، خالو، بہنوئی، دیور وجیٹھ، چچازاد، تایازاد، خالہ زاد اور پھوپھی زاد ہی کیوں نہ ہو، اخبارات میں مردوں کی تصاویر دیکھنے کے سبب اور V.C.R. اور INTER NET پر فلمیں ڈِرامے دیکھنے یا T.V پر خبریں سنانے والے غیر مَردوں کی تصویروں کو دیکھنے کے سبب اگر ان کی آنکھوں میں کیلیں ٹھونک دی گئیں تو کیا کریں گی!

فلم دیکھے اور جو گانے سنے کیل اس کی آنکھ، کانو ں میں ٹھکے
فلم بیں کی آنکھ میں دوزخ کی آگ ہو گی بعدِ موت تو ٹی۔وی سے بھاگ
چھوڑ دے ٹی۔وی۔ کو وی۔ سی۔ آر۔ کو کردے راضی رب کو اور سرکار کو
بینڈ باجوں سے تُو کوسوں دور بھاگ کہ کہیں دوزخ کی کھا جائے نہ آگ
مت بجاؤ بھائیو! تم تالیاں اس طرح کی چھوڑ دو نادانیاں
کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

نافرمانی کی نُحوست

فلمی ریکارڈنگ کے بِغیر آج کل شاید ہی کہیں شادی ہوتی ہو۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے، واہ صاحِب! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلی بچّی کی خوشی دکھائی ہے اور گانا باجا نہ کریں، بس جی خوشی کے وقت سب کچھ چلتا ہے۔ (مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) ارے نادانو! خوشی کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ خوشیاں طویل ہوں، نافرمانی نہیں کی جاتی، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نافرمانی کی نُحُوست سے اِکلوتی بیٹی دُلہن بننے کے آٹھویں دن روٹھ کر میکے آبیٹھے اور مزید آٹھ دن کے بعد تین طلاق کا پرچہ آپہنچے اور ساری خوشیاں دُھول میں مل جائیں۔ یا دھوم دھام سے ناچ گانوں کی دھما چوکڑی میں بیاہی ہوئی دُلہن ۹ ماہ کے بعد پہلی ہی زچگی میں موت کے گھاٹ اتر جائے۔ آہ! صد ہزار آہ!

مَحبّت خُصُومات میں کھوگئی یہ اُمّت رُسُومات میں کھو گئی

شادی کی خوشی میں گانے بجانے کا گناہ کرنے والو! کان کھول کر سنو! حدیثِ پاک میں ہے، "دو آوازوں پر دنیا و آخِرت میں لعنت ہے،

(۱) نِعمت کے وقت باجا۔

(۲) مصیبت کے وقت چلّانا۔ (کنز العمال، حدیث ۴۰۶۵۴، ج۱۵، ص ۹۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

روتا ہوا جہنّم میں داخِل ہوگا

افسوس! اب مسلمانوں کے ضمیر مُردہ ہوتے جارہے ہیں، غیرت کی آنکھوں پر جہالت کے پردے پڑ گئے۔ حیا کا جنازہ نکل گیا، گناہوں پر ندامت کے بجائے اظہارِ مَسرَّت کیا جارہا ہے۔ ناچ گانے کا گناہ اِس قدر عام ہوگیا کہ اب بچّہ بچّہ اس کا شَیدا ہوا جارہا ہے۔ T.V. پر رات دن فلمیں اور رقص کے بیہودہ مناظِر دیکھنے کے سبب چھوٹے چھوٹے بچّے گلی کوچوں میں ناچتے اور ٹانگیں تِھرکاتے نظر آرہے ہیں، ماں باپ ڈانٹنے کے بجائے خوش ہوتے حوصلہ افزائی کرتے ہیں، شادیوں کے بے ڈھنگے فنکشن میں بھی جب بھنگڑا ڈالا جاتا ہے یا غیر اَخلاقی اور غیر اسلامی لطیفے سنائے جاتے ہیں تو غافِل لوگ زور زور سے قہقہے لگاتے داد و تحسین کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ اس روایت کو بار بار اپنے کانوں پر دُہرایئے! حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں ''جو ہنس ہنس کر گناہ کریگا وہ روتا ہوا جہنّم میں داخِل ہوگا''۔ (مُکاشَفَۃُ القلوب، ص ۲۷۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت) گناہوں کے سَمُندر میں غوطہ لگاتے ہوئے غفلت سے ہنسنے ہنسانے والوں، بات بات پر قہقہہ لگانے والوں کو یہ سُن کر رو پڑنا چاہئے کہ خزائن العرفان میں ہے،

حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم دولت خانہ سے باہَر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا، تم ہنستے ہو! ابھی تک تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازِل ہوئی :-

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ (پ ۲۷ الحدید ۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان : کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اُس حق کے لئے جو اُترا۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم اِس ہنسی کا کفّارہ کیا ہے؟ فرمایا، ''اتنا ہی رونا'' (پ ۲۷ سورۃُ الحدید) کی اس ۱۶ ویں آیتِ مقدّسہ میں اُترنے والے حق سے مُراد قراٰنِ کریم ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ ربُّ العزّت اور اس کے پیارے حبیب نبیِ رحمت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کو جب غفلت کے ساتھ ہنسنا بھی پسند نہیں تو ناچ گانوں کی دھما چوکڑی کس قدر ناپسند ہوگی! بہر حال ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بہت بڑی ہے جلدی جلدی توبہ کرلیجئے۔

کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی — قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

خوش اَلحان گَوَیّا

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز کوفہ کے قریب کسی مقام سے گزر رہے تھے، ایک گھر کے پاس زاذان نامی مشہور گویّا نہایت ہی سُریلی آواز میں گا رہا تھا اور کچھ اَوباش لوگ شراب کے نشے میں مست گانے باجے کی

دُھن پر جھوم رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا' کتنی پیاری آواز ہے اگر یہ آواز قِراءَت قرانِ پاک کیلئے استعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی۔ یہ فرما کر اپنی مبارک چادر اُس گویّے کے سر پر ڈالی اور تشریف لے گئے۔ **زاذان** نے لوگوں سے پوچھا، یہ کون صاحِب تھے؟ لوگوں نے بتایا' مشہور صَحابی حضرت سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ پوچھا، اُنہوں نے کیا فرمایا؟ کہا، فرمارہے تھے، کتنی پیاری آواز ہے اگر یہ آواز قراءَتِ قرانِ کیلئے استعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی۔ یہ سُن کر اس پر رِقّت طاری ہوگئی وہ اُٹھا اور اُٹھ کر اس نے اپنا باجا زمین پر زور سے دے مارا، باجے کے پرخچے اڑ گئے، پھر روتا ہوا حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضِر ہوگیا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس کو گلے سے لگالیا اور خود بھی رونے لگے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، جس نے اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ سے مَحبت کی میں اُس سے کیوں مَحبت نہ کروں! **زاذان** نے گانے باجے سے توبہ کر کے حضرت سیِّدُ نا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صُحبت اختیار کرلی اور قرانِ پاک کی تعلیم حاصل کی اور علومِ اسلامیہ میں ایسا کمال حاصل کیا کہ بہُت بڑے امام بن گئے۔ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نگاہِ صحابی میں تاثیر دیکھی ‏ ‏ ‏ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے پیارے صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نظر ایک ان پڑھ گویّے پر پڑ گئی تو اُس کو دَرَجۂ وِلایت وامامت پر سرفراز کردیا۔ جب صَحابی کی یہ شان ہے تو شانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کیا عالَم ہوگا !

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالَم کیا ہوگا

صَلُّو ا عَلَی الحَبِیب ! ‏ ‏ ‏ صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

آلاتِ مُوسیقی توڑ ڈالو!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا زاذان رضی اللہ تعالٰی عنہ جَہالت کی وادِیوں میں بھٹک رہے تھے اور گانا بجانا ان کا محبوب مشغلہ تھا، جب آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نظرِ فیض اثر پڑی، ان کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا اور اُنہوں نے آلۂ موسیقی کو اُسی وقت توڑ پھوڑ ڈالا اور گانے بجانے سے سچّی توبہ کرلی۔ واقِعی موسیقی کے جملہ آلات توڑنے پھوڑنے ہی کے لائق ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، **مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔**

(فِردوسُ الاخبار، حدیث ۱۶۱۲، ج ۱، ص ۴۸۳، دارالکتاب العربی بیروت)

دنیا کا پہلا گوَیا کون؟

آئیے! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ یہ گانے باجے کس کی ایجاد ہے اور گانے باجے کے شائقین کس کے نقش قدم پر ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا آدم صفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے جب شجرِ ممنوعہ میں سے کھایا تو شیطان نے خوش ہو کر گانا گایا نیز جب حضرت سیِّدُنا آدم صفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی وفاتِ ظاہری ہوئی اُس وقت شیطان اور (سیِّدُنا آدم علیہ السلام کا بدنصیب بیٹا) قابیل (جس نے حَسَد کی وجہ سے اپنے بھائی حضرتِ سیِّدُنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے دنیا میں سب سے پہلے قتل کی واردات کی تھی وہ) دونوں بہُت خوش ہوئے چنانچہ ایک جگہ دونوں جمع ہوئے اور ڈھول اور دیگر آلاتِ موسیقی کے ذَرِیعے خوب گا بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا مُوجِد شیطان ملعون ہے اور گانے باجے سننا سنانا شیطان کے نقشِ قدم پر چلنا ہے۔ اور مسلمانوں کو شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے کی مُمانعت کی گئی ہے، چنانچہ اللہ تبارَکَ و تعالیٰ پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۰۸ میں ارشاد فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرانِ کنزالایمان میں اس کا ترجَمہ یوں کرتے ہیں، "اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

لاشوں کے انبار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قرانِ پاک شیطان کو ہمارا کھلا دشمن قرار دے رہا ہے یہ مردود آگ سے بنا ہے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے حسد کی آگ جلاتی رَہتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا داتا علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش کردہ ایک رِوایت کا خُلاصہ ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بے حد سُریلی آواز عطا فرمائی تھی، آپ علیہ السلام کی خوش الحانی سے پہاڑ وجد میں آ جاتے، پرندے اڑتے اڑتے گر پڑتے، چَرندے اور دَرِندے آواز سن کر جنگلوں سے نکل آتے، درخت جھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچّے رونا اور دودھ مانگنا ترک کر دیتے، آپ کی پُرسوز آواز سے بعض اوقات انسانوں کی روحیں پرواز کر جاتیں۔ ایک بار آپ کی پُرسوز آواز سن کر سو عورتیں وفات پا گئیں۔ شیطان آپ کے اس اندازِ تبلیغ سے بہُت پریشان تھا۔ آخر کار اس نے، بانسری اور طنبورہ بنایا اور خوب گایا بجایا۔ اب لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے جو سعادتمند تھے وہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُرسوز

آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ شیطان کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہوگئے۔

(کشفُ المحجوب، مترجم، ص ۷۴۰ اور ۷۴۱)

گانے باجے شیطان ہی کی ایجاد ہے **تفسیراتِ اَحمدِیّہ** کی اس رِوایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے فرمایا: ''شیطان نے سب سے پہلے نَوحہ کیا اور گانا گایا''۔ (تفسیراتِ احمدیہ، ص ۶۰۱)

بَہَر کیف گانے باجوں میں دلچسپی رکھنا یہ شیطان اور اس کے پَیرو کاروں کی صِفَت ہے جبکہ سعادت مند مسلمان فلموں ڈِراموں اور گانوں باجوں سے دور ہی رہتے ہیں۔ اگر کبھی اس طرح کے کسی فنکشن میں پھنس بھی جاتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے بچ کر نکل آتے ہیں۔ چنانچہ

حیرت انگیز حکایت

حضرتِ سیِّدُنا داتا علی ہجویری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالحارث بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، ایک رات کسی نے میرے دروازے پر دستک دی اور کہا، مُتلاشیانِ حق کی جماعت آپ کے دیدار کی منتظر ہے اگر قدم رَنجہ فرمادیں تو کرم ہوگا۔ چُنانچہ میں ان کے ساتھ ہولیا، کچھ ہی دیر کے بعد ہم ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے تھے۔ ایک بوڑھا شخص جو اُن کا سردار معلوم ہوتا تھا اُس نے میری بہت عزت کی اور بولا، اگر اجازت ہوتو چند اَشعار سُن لئے جائیں، میں نے اجازت دیدی۔ دو آدمیوں نے نہایت ہی سُرِیلی آواز میں عِشقیہ وفسقیہ اَشعار پڑھنے شروع کر دیئے اور سب حاضرین مستی میں آگئے اور طرح طرح کے نعرے بُلند کرنے لگے۔ میں وہاں سے اُٹھ گیا۔ میں ان کے حال پر حیران ہو رہا تھا کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو بظاہر نیک صورت ہیں مگر توحید و معرِفت اور حمد و نعت کے اَشعار کے بجائے حُسن وعشق کے اشعار پر بے خود ہو رہے ہیں! اتنے میں بوڑھے نے مجھ سے کہا، اے شیخ! ذرا میرا تعارف سنتے جایئے، میں شیطان ہوں اور یہ سب میری ذُرِّیَّت (یعنی اولاد) ہے۔ ناچ رنگ کی محفِل جمانے میں میرے دو فائدے ہیں:

(۱) مجھے بہُت بُلند مَدارِج حاصِل تھے پھر دُھتکار کر نکالدیا گیا مجھے یہ صدمہ کھائے جاتا ہے لٰہذا گانے باجوں کے ذَرِیعہ اپنا غم غلَط کر لیتا ہوں۔

(۲) میں گانے باجوں کے ذَرِیعے بندوں کو لذّاتِ نفسانی میں مُبتَلا کر کے مزید گناہوں میں پھنساتا ہوں۔ یہ سُن کر میں فوراً وہاں سے چل دیا۔ (کشفُ المحجوب، مترجم، ص ۷۵۳)

گانا شہوت کو اُبھارتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ گانے باجے کی دُھنوں میں مگن ہونا گویا نشے کی طرح ہے کہ اس میں مَست ہونے والا سب کچھ بھول جاتا ہے اور یہ بھی پتا چلا گانے باجے گناہوں پر اُکساتے، شہوت بھڑکاتے اور انسان کو بے غیرت بناتے ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ علّامہ جلال الدّین سُیوطی الشافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نقل فرماتے ہیں، ''گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں،

اس میں نشے کی سی تاثیر ہے"۔ (تفسیرِ دُرِّ منثور، ج ٦، ص ٥٠٦، دارالفکر بیروت)

فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، کھیل تماشوں کا شوق رکھنے والوں کو چاہئے کہ فوراً اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلیں۔ اللہ تبارَک وتعالیٰ پارہ ۲۱ سورۂ لقمان کی چھٹی آیت میں ارشاد فرماتا ہے :۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○

میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں، "اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے"۔

"لَهوَالحدیث" کی تفسیر

میرے آقا امام اہلسنّت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیتِ کریمہ کے جُز، "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" (یعنی کھیل کی باتیں) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "حضرت سیّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود، حضرتِ سیّدُنا عبداللہ ابنِ عباس، حضرتِ سیّدُنا امام حسن بصری، حضرتِ سیّدُنا سعید بن جُبیر، حضرتِ سیّدُنا عکرمہ، حضرتِ سیّدُنا مجاہد، حضرتِ سیّدُنا مکحول وغیرھم آئمہ صحابہ و تابعین رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم اجمعین نے اس آیتِ کریمہ میں "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" (یعنی کھیل کی باتیں) کی تفسیر غِنا اور سُرود (یعنی موسیقی اور گانا) کے ساتھ فرمائی ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۳، ص ۲۹۳، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

گانے باجے کی ہولناکیوں پر مُتعدِّد احادیثِ کریمہ وارِد ہیں۔ چنانچہ

گانا دل میں نفاق اگاتا ہے

(۱) سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شہنشاہِ ابرار، سلطانِ والاتبار، صاحبِ پسینۂ خوشبودار، سردارِ عالی وقار، شفیعِ روزِ شمار جناب احمدِ مختار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، "گانا اور لَہو (یعنی ہر وہ چیز جو انسان کو نیکی اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے) دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اُس ذاتِ مقدّسہ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک قرآن اور ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور دل میں اِس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔ (فردوس الاخبار، حدیث ۴۲۰۴، ج ۳، ص ۱۴۱ بیروت)

گانے والے پر شیطان کی سواری

(۲) اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُيُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جو شخص گانے کے ساتھ اپنی آواز بُلند کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دو شیطان مقرر فرما دیتا ہے، ان میں سے ایک شیطان ایک کندھے پر اور دوسرا شیطان دوسرے کندھے پر ہوتا ہے اور وہ دونوں شیطان اپنے پاؤں سے اُسے مارتے رہتے ہیں جب تک وہ خاموش نہ ہوجائے"۔ (الدرالمنثور، ج ٦، ص ٥٠٦ دارالفکر بیروت)

گانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرتا ہے

(۳) حضرتِ ضَحّاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ''گانا دل کو خراب اور اللہ تبارَک وَتعالیٰ کو ناراض کرنیوالا ہے'' (تفسیرات احمدیہ، ص ۶۰۳ پشاور)

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ

(٤) حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُسکے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔'' (کنز العمال، حدیث ۴۰۶۶۲، ج ۱۵، ص ۹۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

گناہوں کا انبار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ گانے باجے بجانا گناہ وحرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر دوسرے سُن رہے ہیں تو بجانے والے پر بجانے کے گناہ کے ساتھ ساتھ سارے سننے والوں کا بھی گناہ۔ مَثَلاً ہوٹل، پان کی دکان، یا بس میں گانے بج رہے ہیں اور پچاس افراد سن رہے ہیں تو سارے سننے والوں کو اپنا اپنا گناہ تو ہو ہی رہا ہے مگر بجانے والے کو خود اپنے گناہ کے ساتھ ساتھ مزید پچاس افراد کے سننے کا بھی گناہ مل رہا ہے۔ جو لوگ میوزک سینٹر یا وڈیو سینٹر چلا رہے ہیں وہ صرف ایک گانے کی کیسیٹ ہی کے بارے میں غور فرمالیں کہ نہ جانے کتنے لوگ کتنی بار اُس کو سنیں گے۔ پھر اُس ایک کیسیٹ سے نہ جانے مزید کتنی کیسیٹیں ڈَب کی جائیں گی۔ آہ! بظاہر معمولی نظر آنے والے کام میں گناہوں کا کتنا بڑا انبار نظر آ رہا ہے مگر افسوس! صد کروڑ افسوس خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ دل سے نکلتا جا رہا ہے، ذرا غور تو فرمایئے! ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم مُوسیقی سے کس قدر نفرت فرماتے ہیں۔ چنانچہ

مُوسیقی کی آواز آئے تو کیا کرے

حضرتِ سیِّدُنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک راستے میں تھا کہ آپ نے باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں اور اس راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے، پھر دُور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا، اے نافع! کیا تم کچھ سُن رہے ہو؟ میں نے عرض کی، نہیں۔ تب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں سے ہٹائیں۔ (اور) فرمایا، میں رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کے ساتھ تھا آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے بانسری کی آواز سنی تو اِسی طرح کیا جو میں نے کیا۔ (ابوداؤد، حدیث ۴۹۲۴، ج ۴، ص ۳۰۶، دار الفکر بیروت)

ڈھول توڑنے کا حکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کے صَحابی عاشقِ جاں نثار، سنّتوں کے آئینہ دار، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما موسیقی سے کس قدر مُتَنَفِّر تھے کہ آواز آنے پر اپنی مبارک اُنگلیاں

ہی کانوں میں داخل فرمالیں۔ اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ راستہ بھی بدل دیا! آہ! آج گانے باجے سے اگر کوئی نفرت کرتا بھی ہے تب بھی ان سنّتوں کو ادا کرنے سے محروم ہے۔ بلکہ ایسے ہوٹل، دوکان اور شادی ہال جہاں ریکارڈنگ ہورہی ہو، T.V. اور V.C.R پر فلمیں چل رہی ہوں اطمینان سے بیٹھا رہتا ہے۔ غور تو فرمایئے! حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(فردوس الاخبار، حدیث ۱۶۱۲، ج ۱ ص ۴۸۳، دار الکتب العربی بیروت)

میوزک سینٹر والو! ہوش کرو

مگر افسوس صد ہزار افسوس! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تعَالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی غلامی کا دم بھرنے والے مسلمان ڈھول اور بانسری کو حرزِ جان بنائے ہوئے ہیں اور بغیر ڈھولکیاں بجائے ان کی شادیاں نہیں ہو چُکتیں۔ موسیقی سننا سنانا تو رہا ایک طرف، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تعَالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم تو موسیقی کے آلات کے وُجود ہی سے بیزار ہیں۔ اور افسوس صد کروڑ افسوس! آج اہلِ اسلام اپنے آپ کو سرکارِ اَنام صَلَّی اللہُ تعَالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے غلام بلکہ عُشّاقِ بے دام کہلانے کے باوُجود گلی گلی میوزک سینٹر کھولے بلکہ اپنے گھر ہی کو میوزک سینٹر بنائے ہوئے ہیں۔ آہ! آج کونسی دوکان ایسی ہوگی، جہاں گانے نہ بجتے ہوں؟ کون سا ہوٹل ایسا ہے جہاں رنگین T.V نہ رکھا ہو؟ کون سی عمارت ایسی ہے جس پر انٹینا بلکہ ڈِش انٹینا نہ لگا ہوا ہو؟ ہائے! مسلمانوں کی بربادی! ہر طرف فلموں، ڈراموں اور گانوں باجوں کی دھماچوکڑی ہے اور مسلمان کا بچّہ بچّہ مُوسیقی کی دُھنوں پر بدمست ہوا جارہا ہے۔ انٹینا کی بات چلی ہے تو آیئے میں آپ کو ایک عبرتناک واقِعہ سناؤں۔

درد ناک واقِعہ

۲۰ فروری ۱۹۹۹ء کے ایک اخبار میں کچھ اس طرح کی خبر شائع ہوئی تھی، ''لاہور میں رات آندھی اور بارش کے بعد شدید بجلی چمکی جو لاہور کے ڈیفنس کے موضع چرڑ میں ایک مکان کی چھت پر لگے ہوئے انٹینا پر گری اور اس کے تار سے ہوتی ہوئی .T.V کے اندر داخل ہوگئی جس سے .T.V کا اسکرین ایک دھماکے کے ساتھ پھٹا اب بجلی اُس سے نکل کر قریب ہی سوئی ہوئی خاتون پر حملہ آور ہوئی، اُس نے چیخ وپکار مچادی اُسکا شوہر بچانے کیلئے دوڑا مگر وہ بھی بجلی کی لپیٹ میں آ گیا پھر وہ بجلی دیوار سے ٹکرا کر روشندان سے باہر نکل گئی۔ شوہر جل کر انتقال کر گیا اسکی بیوی کو زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا''۔ اللہ عزَّوَجل ہماری اور وہ دونوں مسلمان ہوں تو ان کی بھی مغفرت فرمائے۔ امین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تعَالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم

اسلامی بھائیو! کیسی عبرتناک موت ہے!

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ وبونے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

کُفریہ اشعار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فلمیں ڈِرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اب تو فلمی گیت لکھنے اور گانے والے اتنے بے لگام ہوگئے ہیں کہ انہوں نے ربّ کائنات خالقِ ارض وسمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ پر بھی اعتراضات شروع کر دیئے ہیں۔اپنی دوکانوں اور ہوٹلوں میں گانے بجانے والوں، اپنی بسوں اور کاروں میں فلمی گیت چلانے والوں، شادیوں میں ریکارڈنگ کر کے بستروں پر سِسکتے پڑوسی مریضوں اور نیک ہمسایوں کی آہیں لینے والوں، بے سوچے سمجھے گانے گنگنانے والوں کی خدمت میں دعوت ہے ذرا سوچئے تو سہی فلمی گانوں میں شیطان نے کیا کیا زہر گھول ڈالا ہے! اور کس قدر عیاری کے ساتھ لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنّم میں اپنا ساتھی بنانے کیلئے سازو آواز کے جادو کا جال بچھا ڈالا ہے۔میرا دل گھبراتا ہے، زبان حیا سے لڑکھڑاتی ہے مگر ہمّت کر کے اُمّتِ مسلمہ کی بہتری کیلئے آج کل گانوں میں بولے جانے والے نو کفریہ اشعار نُمُونۃً پیش کرتا ہوں:۔

(۱) حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

مَعاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شعر میں کہا گیا ہے، " **خدا عَزَّوَجَلَّ بھی نہ جانے** " یہ بات صریح کفر ہے۔

(۲) خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا
مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

اس شعر میں معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کم از کم ۵ کفریات ہیں۔

(۱) **جب دیکھتا ہوگا** اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر وقت نہیں دیکھتا۔

(۲) اس بے حیا کے محبوب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہیں بنایا۔

(۳) کس نے بنایا یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہیں معلوم۔

(٤) سوچتا ہوگا۔

(۵) خدا عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھتا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ مکان اور سَمت سے پاک ہے۔

(۳) رب نے مجھ پر ستم کیا ہے
زمانے کا غم مجھے دیدیا ہے

اس شِعر میں یہ بات کُفر ہے، رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پرستم کیا ہے معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ گانے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کوظالم ٹھہرا رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوظالم کہنا صریح کفر ہے۔

(٤) پتھر کے صنم تجھے ہم نے محبت کا خدا جانا
بڑی بھول ہوئی ارے ہم نے یہ کیا سمجھا کیا جانا

اس شعر میں پتھر کے بت کو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ خدا مانا گیا ہے جو کہ صریح کفر ہے۔

(۵) تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تونے کیوں کیا

اس شعر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کہا گیا ہے جو کہ قطعی یقینی کفر ہے۔

(٦) او میرے ربا ربا رے ربا یہ کیا غضب کیا
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

اس شِعر میں دو کفر ہیں،

(١) جس کو لڑکی بنانا تھا لڑکا بنادیا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کی وجہ سے کفر ہے۔

(٢) پھر اس کو غضب یعنی ظلم کہنا دوسرا کفر۔

(٧) اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا
خدا تراش لیا اور بندگی کر لی!

اس شِعر میں، خدا تراش لیا اور بندگی کرلی۔ میں دو کفر ہیں۔

(١) مخلوق کو خدا کہنا۔

(٢) پھر اس کی بندگی یعنی عبادت کرنا۔

(٨) میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں
قسم خدا کی، خدا بن کے آپ رہتے ہیں!

اس شِعر میں غیرِ خدا کو خدا کہہ دیا جو کہ کفر ہے۔

(٩) کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے
پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

اس شِعر میں پتھر کے بُت کی پوجا کی تمنا اور نیت کا اظہار ہے جو کہ کُھلا کفر ہے۔

ایمان برباد ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی میں نے کفریات پر مبنی جو اشعار نمونۃً پیش کئے ان میں سے جس نے ایک بھی شِعر دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مُرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اکارت ہو گئے یعنی پچھلی

ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہوگئیں۔شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا مرید تھا تو بیعت بھی ختم ہوگئی۔اس پر فرض ہے کہ اس شعر میں جو کفر ہے اُس سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔مُرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامعِ شرائط پیر کا مُرید ہو اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے نکاح کرے۔

جس کو یہ شک ہو کہ اس نے یہ اشعار دلچسپی کے ساتھ گائے سنے اور پڑھے ہیں یا نہیں مگر بس یوں ہی فلمی گانے سننے اور گنگنانے کی عادت ہے تو وہ بھی احتیاطاً توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، نیز تجدیدِ بیعت اور تجدیدِ نکاح کر لے کہ اسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے، تفسیر مدارِک، ج ۳، ص ۱٤۲ پر ہے، ''جس کو یہ وَہم ہو کہ مجھے توبہ کی حاجت نہیں اس کو تو سب سے زیادہ توبہ کی ضرورت ہے''۔

تجدید ایمان کا طریقہ

اب میں آپ کی خدمت میں نئے سرے سے ایمان لانے کا طریقہ عرض کرتا ہوں، دیکھئے! توبہ دل کی تصدیق کے ساتھ ہونی ضروری ہے صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں۔مثلاً کسی ایک نے کفر بک دیا اُس کو دوسرے نے اس طرح توبہ کروادی کہ اُس کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں کفر کیا ہے جس سے میں اب توبہ کر رہا ہوں۔اس طرح توبہ نہیں ہوسکتی۔ بہر حال جس کفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہوگی جبکہ دل میں اُس کفر سے بیزاری ہو۔جو کفر سرزد ہوا اُس کا تذکرہ بھی ہو تو بہتر ہے۔مثلاً گانے کے اِس کفریہ مصرعے ''خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے'' سے توبہ کرنا چاہتا ہے تو اس طرح کہے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ میں نے یہ کفر بک دیا کہ ''خدا بھی نہ جانے'' میں اس سے بیزار ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں۔اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدید ایمان بھی۔اگر یہ یاد نہ ہو کہ کیا کیا کفریات بکے ہیں تو کہئے ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے آج تک جو جو کفریات ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں'' پھر کلمہ پڑھ لے، اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دوہرانے کی حاجت نہیں۔ اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کوئی کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی توبہ کرنا چاہے تو اسطرح کہے ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اگر کوئی کفر ہوگیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں'' یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لے۔

مَدَنی مشورہ روزانہ ہی سونے سے قبل دو رکعت نمازِ توبہ اور احتیاطی توبہ و تجدید ایمان کر لینا چاہیئے۔یاد رکھئے! معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا کفر پر خاتمہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنّم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔

تجدِیدِ نکاح کا طریقہ

تجدیدِ نکاح کا معنٰی ہے، ''نئے مہر سے نیا نکاح کرنا'' اِس کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔نکاح نام ہے اِیجاب و قبول کا۔ہاں بوقتِ نکاح بطورِ گواہ دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔خطبۂ نکاح شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔خطبہ یاد نہیں تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف کے بعد سورۂ الفاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔کم از کم

دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی رقم مَہر واجب ہے مَثَلاً آپ نے 525 روپے مَہر دینے کی نیّت کرلی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مذکورہ چاندی کی قیمت 525 روپے سے زائد تو نہیں) تو اب کم از کم دو مسلمان مردوں یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں آپ، عورت سے کہئے، میں نے 525 روپے مَہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔ عورت کہے، "میں نے قبول کیا" نکاح ہوگیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورۃُ الفاتحہ پڑھ کر "ایجاب" کرے اور مرد کہے، "میں نے قبول کیا"۔ عورت اگر چاہے تو مَہر مُعاف بھی کرسکتی ہے۔ مگر مرد بلا حاجت عورت سے مَہر مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

مَدَنی پھول: جن صورتوں میں نکاح خَتْم ہوجاتا ہے مَثَلاً صریح کفر بکا اور مرتد ہوگیا تو تجدیدِ نکاح میں مَہر واجب ہے البتّہ احتیاطی تجدیدِ نکاح میں مہر کی حاجت نہیں۔ (مُلَخَّص از ردالمحتار، ج ۴، ص ۳۳۸، ۳۳۹)

تنبیہ: مرتد ہوجانے کے بعد اور توبہ و تجدیدِ ایمان سے قبل جس نے نکاح کیا اُس کا نکاح ہُوا ہی نہیں۔